131363 - پہلے منگیتر سے بہتر اخلاق والے شخص سے مرتبط ہونے کے لیے منگنی ختم کرنا

سوال

ايك لڑكى اپنے منگيتر سے منگنى ختم كرنا چاہتى ہے، اور اس كے علاوہ كسى دوسرى شخص سے جو پہلے سے بہتر اخلاق كا مالك ہے مربوط ہونا چاہتى ہو تو اس ميں شرعى حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

منگنى شادى كا وعدہ شمار ہوتا ہے، اس ليے دونوں طرف سے جب كوئى مصلحت ديكھے تو كوئى بھى منگنى كو ختم كر سكتا ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" مرد و عورت كے مابين صرف منگنى كرنے سے ہى عقد نكاح نہيں ہو جاتا، اس ليے مرد اور عورت ميں سے ہر ايك كو حق حاصل ہے كہ جب وہ مصلحت ديكھے تو منگنى ختم كر سكتا ہے، چاہے دوسرا فريق راضى ہو يا راضى نہ ہو " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (18 / 69).

اس ليے اگر يہ لڑكى اپنے منگيتر ميں كوئى نقص يا عيب ديكھے، تو اسے منگنى ختم كرنے كا حق حاصل ہے كہ اس كے ليے كوئى اس سے اچھا رشتہ آ جائے.

يہاں ہم يہ تنبيہ كرنا چاہتے ہيں كہ: كسى مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ كسى كى منگنى پر اپنى منگنى كرے، اور نہ ہى اس كے ليے يہ جائز ہے كہ كسى كى منگيتر كو اس كے ليے خراب كرے اور اسے اس سے منگنى توڑنے كى دعوت دے.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كوئى شخص اپنے (مسلمان) بھائى كى منگنى پر اپنى منگنى نہ كرے، حتى كہ اس سے پہلے منگنى كرنے والا اسے چھوڑ دے، يا پھر اسے اجازت دے دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4848) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ احادیث کسی بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت میں واضح دلیل ہیں، اور علماء کا اتفاق ہے کہ اگر رشتہ آنے والے شخص کے ساتھ صراحت سے بات پکی ہو چکی ہو اور نہ تو وہ اجازت دے اور نہ ہی چھوڑے تو اس پر منگنی کرنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (9 / 197).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے کسی دوسرے شخص کی منگنی پر اپنی منگنی کر لی تو کیا یہ جائز ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے "

اس لیے آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے آئمہ سے بھی اس کی حرمت بیان کی گئی ہے.

صرف ان کاد وسرے شخص کے نکاح کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے:

پہلا قول:

یہ باطل ہے، یہ امام مالك کا قول ہے، اور امام احمد کی ایك روایت.

دوسرا قول:

صحیح ہے، یہ قول ابو حنیفہ شافعی کا قول ہے، اور امام احمد کی دوسری روایت.

اس بنا پر کہ نکاح سے قبل جو منگنی تھی وہ حرام تھی اسے باطل کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ: جب منگنی حرام ہے تو پھر عقد نکاح بالاولی باطل ہوا.

اس میں کوئی نزاع نہیں کہ ایسا کرنے والا شخص اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے، اور معصیت پر علم ہونے کے باوجود اصرار کرنا آدمی کے دین اور اس کے عادل ہونے اور مسلمانوں پر والی بننے میں

جرح و قدح کا باعث ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 7).

اس لیے اگر لڑکی کو علم ہے کہ فلاں شخص اس کی منگنی کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور پہلے شخص سے منگنی ختم کرنے کی صورت میں دوسرا شخص اس کا رشتہ طلب کریگا، تو پھر پہلی منگنی ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں دوسرے شخص کا کوئی دخل نہ ہو کہ وہ پہلی منگنی ختم کرنے پر ابھارے، یا پھر دوسرا شخص منگنی طلب کرے تو اسے پہلی منگنی کا علم ہو.

اور منگنی ختم کرنے سے قبل استخارہ کرنا چاہیے، اور پھر نیا رشتہ قبول کرنے سے قبل بھی استخارہ کرے، اسی طرح لڑکی کو کوئی بھی رشتہ قبول کرنے میں جلدبازی نہیں کرنی چاہیے بلکہ پہلے وہ اس کے دین اور اخلاق کے بارہ میں باز پرس کر لے کیونکہ حدیث میں وارد ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں لمبا چوڑا فساد بپا ہو جائیگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .